روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 213029
C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 12 جولائی 2003ء، 11 جمادی الاول 1424 ہجری-12 وفا 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 155

صرف ایک حدیث کی خاطر

ایک شخص مدینہ سے سفر کر کے حضرت ابوالدرداءؓ کے پاس دمشق پہنچا اور بتایا کہ میں نے یہ لمبا سفر صرف آپ سے روایت کردہ ایک حدیث سننے کیلئے کیا ہے۔ اس پر انہوں نے وہ حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص حصول علم کی راہوں پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کے راستے آسان کر دیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب فضل الفقه علی العبادة حدیث نمبر 2606)

مرکزی جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء

احمدیہ ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے Live پروگرام

37واں جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء مورخہ 25 تا 27 جولائی 2003ء منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے پروگرام ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہونگے۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سے چار خطابات فرمائیں گے۔ تیسرے دن عالمی بیعت بھی براہ راست نشر ہو گی۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور استفادہ فرمائیں پاکستانی وقت کے مطابق جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے Live پروگراموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جمعۃ المبارک 25 جولائی 2003ء

پاکستانی وقت	پروگرام
5-00 بجے سہ پہر	خطبہ جمعہ
8-25 بجے رات	پرچم کشائی (لوائے احمدیت)
8-30 بجے رات	تلاوت، قرآن کریم، اردو ترجمہ، اردو نظم
	افتتاحی خطاب و دعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہفتہ 26 جولائی 2003ء

2-00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، اردو نظم
2-20 بجے دوپہر	تقریر "حضرت مسیح موعود کا اسلوب جہاد" (اردو) مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ
2-50 بجے دوپہر	معزز مہمانوں کے مختصر خطاب
3-10 بجے سہ پہر	نظم
3-20 بجے سہ پہر	تقریر "احمدیت نے دنیا کو کیا دیا" (اردو) مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن
3-50 بجے سہ پہر	اعلانات
4-00 بجے سہ پہر	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب
8-00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، اردو نظم
	دوسرے روز کا خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اتوار 27 جولائی 2003ء

2-00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، اردو نظم
2-20 بجے دوپہر	تقریر "آنحضرت ﷺ کا عجز و انکسار" (اردو) مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
2-50 بجے دوپہر	تقریر "حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ" (انگریزی) مکرم عبدالغنی جہانگیر صاحب مربی سلسلہ
3-20 بجے سہ پہر	نظم
3-30 بجے سہ پہر	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
4-15 بجے سہ پہر	تقریر "دین امن کا مذہب" (انگریزی) مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت برطانیہ
4-45 بجے سہ پہر	اعلانات
5-00 بجے شام	عالمی بیعت
	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، اردو نظم
	اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جلسہ سالانہ کی اہمیت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (دین) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء)

خدا نما اور مقدس مجلس

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی نے حضرت مسیح موعود کی مبارک و پرانوار مجلس کا نہایت پر کیف انداز میں نقشہ کھینچا ہے فرماتے ہیں۔

"اللہ اللہ کیسی خدا نما مجلس آپ کی تھی کہ دنیا ہماری نظروں میں ہیچ ہو جاتی تھی اور مردار کی طرح نظر آنے لگتی تھی دوسری آپ کی مجلس میں خاص بات یہ ہوتی تھی۔

کہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں اور اس کے رسول کا ذکر بہت کثرت سے ہوا کرتا تھا اور خاص کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا اتنا ذکر ہوتا تھا کہ سینکڑوں ہزاروں درود آپ کے نام کو سن کر بھیجتے تھے۔

اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدوں کی محبت سے ہم سرشار ہو جایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی پاک محبت کا نقشہ ایسا جم جاتا تھا کہ وہ اکثر کئی کئی دن ہمارے دلوں میں رہتا تھا۔ بعض وقت تو ہمارے دل یہ محسوس کرنے لگتے تھے کہ اب اس وقت تمام پاک بندوں کی روحیں اس مجلس میں جمع ہیں۔

(الحکم 21 جنوری 1937ء)

درخواست دعا

○ مکرمہ صوفیہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب تحریر کرتی ہیں کہ خاکسارہ کی امی محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت مصلح موعود کا گھٹنے کا آپریشن 15 جولائی کو کینیڈا میں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1993ء (4)

6 تا 8 اگست جلسہ سالانہ ملائشیا۔

6 اگست تا 15 ستمبر کینیڈا میں دوسری مرکزی تعلیم القرآن کلاس۔

8 اگست راڈرک آئی لینڈ کا جلسہ سالانہ۔

13 تا 15 اگست ناروے کی سالانہ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس۔ خدام الاحمدیہ امریکہ کا سالانہ اجتماع۔

15,14 اگست خدام الاحمدیہ فرانس کا 7 واں سالانہ اجتماع۔

20 تا 22 اگست خدام الاحمدیہ کینیڈا کا چھٹا سالانہ اجتماع۔

28 اگست امیر ضلع رحیم یار خان عبدالمجید صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا۔

29 اگست جماعت زائرے نے 40 بوتلیں خون کا تحفہ حکومت کے بلڈ بنک کو پیش کیا۔

اگست حضور کا سفر ہالینڈ۔

10 ستمبر خدام الاحمدیہ غانا کی سالانہ ریلی۔

10 تا 12 ستمبر جرمنی کا 18 واں جلسہ سالانہ۔ حضور کے خطابات۔ 11 ستمبر کو جلسہ کے دوسرے دن 1496 افراد نے بیعت کی جو سیٹلائیٹ کے ذریعہ نشر کی گئی۔

11 ستمبر جماعت امریکہ کی مرکزی بیت الذکر واشنگٹن کی تعمیر کا آغاز۔

17 تا 19 ستمبر انصاراللہ برطانیہ کا اجتماع۔

24 ستمبر اجتماع مجلس انصاراللہ سوئٹزرلینڈ۔

24 ستمبر خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ جاپان کا سالانہ اجتماع۔

24 ستمبر جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ تنزانیہ۔

24 ستمبر عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ میں جمعہ کے موقع پر لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے پر دو احمدیوں کے خلاف مقدمات درج کر لئے گئے۔

25 ستمبر جلسہ سالانہ جماعت سری لنکا۔

لجنہ اماء اللہ کینیا کا پہلا سالانہ اجتماع۔

یکم، 2 اکتوبر خدام الاحمدیہ کوریا کا سالانہ اجتماع۔

یکم تا 3 اکتوبر جلسہ سالانہ ماریشس۔

3,2 اکتوبر خدام الاحمدیہ ہالینڈ کا سالانہ اجتماع۔

3,2 اکتوبر جلسہ سالانہ فرانس۔

7 اکتوبر حضور نے قطب شمالی میں تعمیر ہونے والی پہلی بیت الذکر کے لئے مالی تحریک فرمائی۔

8 اکتوبر انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے ایک طالب علم پر تشدد کیا گیا اور پھر اس کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔

9 اکتوبر فضل عمر ہسپتال کے نئے آپریشن تھیٹر کا افتتاح ہوا۔

10 اکتوبر خدام الاحمدیہ جرمنی کی چوتھی مجلس شوریٰ۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 262)

''رب العرش'' کا بصیرت افروز تخیل

حضرت مسیح موعود نے دسمبر 1895ء میں ''ست بچن'' کے نام سے ایک پر از معلومات کتاب شائع کی جس کا اختتام درج ذیل الفاظ پر فرمایا:۔

ہم لوگ جو خدا تعالیٰ کو رب العرش کہتے ہیں تو اس سے یہ مطلب نہیں کہ وہ جسمانی اور جسم ہے اور عرش کا محتاج ہے بلکہ عرش سے مراد وہ مقدس بلندی کی جگہ ہے جو اس جہان اور آنے والے جہان سے برابر نسبت رکھتی ہے اور خدا تعالیٰ کو عرش پر کہنا در حقیقت ان معنوں سے مترادف ہے کہ وہ مالک الکونین ہے اور جیسا کہ ایک شخص اونچی جگہ بیٹھ کر یا کسی نہایت اونچے محل پر چڑھ کر یمین و یسار پر نظر رکھتا ہے۔ ایسا ہی استعارہ کے طور پر خدا تعالیٰ بلند سے بلند تخت پر تسلیم کیا گیا ہے۔ جس کی نظر سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ نہ اس عالم کی اور نہ اس دوسرے عالم کی ہاں اس مقام کو عام سمجھوں کے لئے اوپر کی طرف بیان کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جبکہ خدا تعالیٰ حقیقت میں سب سے اوپر ہے اور ہر یک چیز اس کے پیروں پر گری ہوئی ہے۔ تو اوپر کی طرف سے اس کی ذات کو مناسبت ہے۔ مگر اوپر کی طرف وہی ہے جس کے نیچے دونوں عالم واقع ہیں۔ اور وہ ایک انتہائی نقطہ کی طرح ہے جس کے نیچے سے دو عظیم الشان عالم کی دو شاخیں نکلتی ہیں اور ہر یک شاخ ہزار ہا عالم پر مشتمل ہے۔ جن کا علم بجز اس ذات کے کسی کو نہیں جو اس نقطہ انتہائی پر مستوی ہے جس کا نام عرش ہے۔ اس لئے ظاہری طور پر بھی وہ اعلیٰ سے اعلیٰ بلندی جو اوپر کی سمت میں اس انتہائی نقطہ میں متصور ہو جو دونوں عالم کے اوپر ہے وہی عرش کے نام سے عندالشرع موسوم ہے اور یہ بلندی باعتبار جامعیت ذات باری کی ہے تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ وہ مبدء ہے۔ ہر یک فیض کا اور مرجع ہے ہر یک چیز کا اور مسجود ہے ہر یک مخلوق کا **اور سب سے اونچا ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور کمالات میں۔** ورنہ قرآن فرماتا ہے کہ وہ ہر یک جگہ ہے .... جدھر منہ پھیرو ادھر ہی خدا کا منہ ہے .... جہاں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے .... ہم انسان سے **اس کی رگ جان سے بھی زیادہ نزدیک ہیں**"

(روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 300)

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

دائمی امن کے لئے بہترین رہنما اصول

کتاب ست بچن کے صفحہ 117 پر حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا:۔

'' تاریخ بہت سی شہادتیں پیش کرتی ہے کہ ہر یک مذہب کے لوگوں میں یہ نمونے موجود ہیں کہ راج اور بادشاہت کی حالت میں بھائی کو بھائی نے اور بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا۔ ایسے لوگوں کو مذہب اور دیانت اور آخرت کی پرواہ نہیں ہوتی اور وہ لوگ دنیا میں بہت ہی تھوڑے گزرے ہیں جو حکومتوں اور طاقتوں کے وقت اپنے غریب شریکوں یا پڑوسیوں پر ظلم نہیں کرتے اور ظاہر ظاہر یا پوشیدہ عملی حکمتوں سے دوسری ریاستوں کو تباہ اور نیست و نابود کرنا نہیں چاہتے اور ان کے کمزور اور **ذلیل کرنے کی فکر میں نہیں رہتے مگر ہر یک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجوں کے قصوں کو درمیان میں لا کر خواہ نہ خواہ ان کے بیجا کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے آپ حصہ نہ لے۔** وہ ایک قوم تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہمیں چاہئے کہ اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں''

اے لوگو عیش دنیا کو ہرگز وفا نہیں
کیا تم کو خوف مرگ و خیال فنا نہیں
وہ دن بھی ایک دن تمہیں یارو نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کوچ کی نوبت قریب ہے
ڈھونڈو وہ راہ جس سے دل و سینہ پاک ہو
نفس دنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

لفظ ''قرآن'' میں زبردست پیشگوئی

حضرت مسیح موعود کی آسمانی بصیرت کا ایک شاہکار۔ فرمایا:

''میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی اس وقت (دین) کی عزت

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

پہلے احمدی جنہوں نے راہ مولیٰ میں جانی قربانی دی

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب ۔ کابل

(محمد شکر اللہ صاحب)

مکہ معظمہ میں بحالت محاصرہ حجاج بن یوسف گورنر کوفہ کی سپاہ نے جب حضرت عبداللہ بن زبیر کو مغلوب کر کے ان پر پتھراؤ کیا تھا اور ان کی مبارک پیشانی سے خون کے فوارے نکل کر ان کے قدموں پر گر رہے تھے۔ اس وقت انہوں نے ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ ہے۔

کہ ہم ایسے نہیں کہ ہمارے زخموں کا خون ہماری پیٹھوں پر بہے۔ بلکہ ہمارے قدموں پر ہمارے زخموں کا خون ٹپکتا ہے

جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ان زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہو گئے تو ان کی نعش مبارک کو مکہ کے دروازے پر لٹکا دیا گیا تا کہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو جب کہ ان کی والدہ ماجدہ چند یوم بعد مکہ کے اس دروازے سے گزریں تو اپنے لخت جگر کی لاش کو لٹکتے ہوئے دیکھ کر کہا:

کیا ابھی تک اس شہسوار کے اترنے کا وقت نہیں آیا اور یہ فقرہ کہہ کر آگے بڑھ گئیں۔ اللہ اللہ وہ شیر دل بیٹا اور یہ شیر دل ماں تھی۔ ماں اور بیٹے کا یہ کردار رہتی دنیا تک باطل کا سینہ سپر ہو کر مقابلہ کرنے والوں اور راہ حق میں فدا ہونے والوں کے لئے روشنی کا مینار رہے گا۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب بھی انہیں جوانمردوں میں سے تھے جنہوں نے حق وصداقت پر قربان ہو کر اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی اور رہتی دنیا تک ہر عاشق اور مخلص وفا شعار کے لئے ایک مثالی نمونہ قائم کر گئے۔ وہ اپنی ایمانی قوت اور ثابت قدمی سے ثابت کر گئے کہ صدق ووفا ہی وہ جذبہ ہے کہ جس کی تکمیل پر قومیں فخر کیا کرتی ہیں۔ چونکہ آپ سلسلہ کے پہلے شہید تھے۔ اس لحاظ سے تاریخ احمدیت میں آپ کی شہادت کا واقعہ ایک ایسا اہم واقعہ ہے جس کا تذکرہ جتنی بار اور جس رنگ میں کیا جائے نہایت سودمند اور پرتاثیر ہے تا کہ احمدی نوجوان اپنے اکابر کی ان عظیم الشان قربانیوں سے مطلع ہو کر اپنے ایمانوں کو مضبوط اور اخلاص ووفا میں اس نقطہ عروج تک پہنچنے کیلئے تیار ہوں جس کا نمونہ مرحوم نے دکھایا فیض نے کیا خوب کہا ہے ۔

قفس اداس ہے یارو صبا سے کچھ تو کہو
کہیں بہر خدا آج ذکر یار چلے

زندگی آنے اور چلے جانے کا نام نہیں ہے بلکہ کچھ کر جانے کا نام ہے اور کچھ کرنے کے لئے قربانی کا ہونا ضروری ہے اور قربانی کو زندہ رکھنے کے لئے ضبط تحریر میں لانا ضروری ہے۔ زیر نظر مضمون میں مرحوم ہی کی قربانی کا تذکرہ کرنا مقصود ہے تا کہ کل آنے والے لوگ ان نگینہ لوگوں سے چمک پا کر خود کو منور کر لیں۔

راہ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ

مختصر تعارف

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب۔ حضرت سید عبداللطیف شہید کے شاگرد تھے اور آپؓ ہی کے ہم وطن تھے یعنی اس سر زمین افغانستان کے رہنے والے تھے جہاں فرزندان احمدیت کی وفا کا سخت امتحان لیا گیا۔ انہیں امیر عبدالرحمٰن والی کابل نے 1901ء میں گلا گھونٹ کر قربان کر دیا۔

آپ کا قصور بجز اس کے اور کوئی نہ تھا کہ آپ نے مامور زمانہ کو قبول کر لیا تھا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''میری جماعت میں اکثر لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس سلسلہ کے لئے بہت دکھ اٹھائے ہیں اور بہت ذلتیں اٹھائی ہیں اور جان دینے تک سے فرق نہیں کیا۔ کیا ابدال نہیں ہیں؟ شیخ عبدالرحمٰن ۔ امیر عبدالرحمٰن کے سامنے اس سلسلہ کے لئے گلا گھونٹ کر مارا گیا اور اس نے ایک بکری کی طرح اپنے تئیں ذبح کرالیا۔ کیا وہ ابدال میں داخل نہ تھا؟ ایسا ہی صاحبزادہ عبداللطیف جو محدث اور فقیہہ اور سرآمد علماء کابل تھے اس سلسلہ کے لئے سنگسار کئے گئے اور بار بار سمجھایا گیا کہ اس شخص کی بیعت چھوڑ دو پہلے سے زیادہ عزت ہوگی لیکن انہوں نے مرنا قبول کیا اور بیوی اور چھوٹے بچوں کی بھی کچھ پرواہ نہ کی اور چالیس دن پتھروں میں ان کی لاش پڑی رہی کیا وہ ابدال میں سے نہ تھے''

(روحانی خزائن جلد 21 ص 357)

سید احمد نور کابلی بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن خوبصورت نوجوان تھے۔ میانہ قد، جسم کچھ پتلا، تعلیم یافتہ تھے آپ کو مولوی کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

سید محمد احمد افغانی جو کہ صوبہ پکتیا کے رہنے والے تھے بیان کرتے ہیں کہ:۔

مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب کا آبائی وطن قریہ کندر خیل تھا۔ یہ بستی شہر گردیز سے متصل ہے جو آج کل صوبہ پکتیا کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

مولوی عبدالرحمٰن کا قبیلہ احمد زئی تھا''

313 رفقاء میں شمولیت

> ''پہلے اس سے غریب عبدالرحمٰن میری جماعت کا اس ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا مگر اس خون پر اب وہ چپ نہیں رہے گا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہوں گے''۔
> (حضرت مسیح موعود)

آپ ان خوش قسمت احباب میں سے ہیں جن کا نام حضرت مسیح موعود نے تین صد تیرہ رفقاء میں شامل فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب ''انجام آتھم'' میں اپنے تین سو تیرہ رفقاء کی فہرست شائع فرمائی تھی اس فہرست میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب کابلی کا نام ایک سو گیارہ نمبر پر اس طرح درج فرمایا:۔

''شیخ عبدالرحمان صاحب عرف شعبان کابلی''

مولوی عبدالرحمٰن خان 1897ء سے قبل قادیان آ چکے تھے اور حضور اقدس کی بیعت سے مشرف ہو چکے تھے۔ (روحانی خزائن جلد 11 ص 326)

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو جب سید چمن بادشاہ نے حضرت مسیح موعود کی کتاب آئینہ کمالات اسلام دی تو اس کو پڑھنے کے بعد آپ نے چند بار اپنے طلباء کو شوق دلایا کہ وہ مسیح موعود کو دیکھیں کہ کہاں ہیں اور کیا حال ہے .... اس کے بعد مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو جو شہید مرحوم کے شاگرد تھے اور ان کو امیر کی طرف سے دوسو چالیس روپے ملتے تھے اور مینگل قوم کے تھے چند اپنے شاگردوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی طرف بھیجا اور اپنی بیعت کا خط بھی دیا۔

سید نور احمد بیان کرتے ہیں:۔

میں اس زمانہ میں صاحبزادہ صاحب کے پاس چلا گیا تھا اور ان سے سبق پڑھتا تھا۔ خوست ٹل، دوڑ کی سرحد بندی کے بعد آپ پیواڑ کوتل اور پارہ چنار کے علاقہ میں پہنچے اسی دوران ٹل کے مقام پر ایک شخص نے سیدنا حضرت مسیح موعود کی کتاب حضرت صاحبزادہ کو دی میں اس وقت موجود نہیں تھا یہ کتاب میرے سامنے نہیں دی گئی۔

حضرت صاحبزادہ یہ کتاب لے کر اپنے گاؤں سید گاہ آئے اور بڑی خوشی کا اظہار کیا اور اپنے شاگردوں سے کہا کہ اس کا ہمیں انتظار تھا۔ اس کتاب کے اندر سب باتیں سچ ہیں۔ ہمارے ساتھ اس وقت مولوی عبدالرحمٰن بھی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے یہ باتیں سنیں۔ مولوی عبدالرحمٰن نے کہا میں جاؤں گا اور پتہ لاؤں گا۔

اس پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو قادیان بھیج دیا اور تاکید کی کہ پوری تفتیش کرو اور پتہ لے کر آؤ۔

(ملخص از قلمی مسودہ ص 12 تا 14)

چنانچہ مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب قادیان گئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود سے ملے اور چند ماہ بعد خوست واپس گئے۔ اور حضرت صاحبزادہ کو تمام حالات سنائے اور حضور کی کتب جو وہ قادیان سے لے گئے تھے حضرت صاحبزادہ کو دیں۔

واقعات قربانی

سیدنا حضرت مسیح موعود میاں عبدالرحمٰن مرحوم کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادت سے تخمیناً دو برس پہلے ان کے ایماء اور ہدایت سے میاں عبدالرحمٰن شاگرد رشید ان کے قادیان میں شاید دو یا تین دفعہ آئے اور ہر ایک مرتبہ کئی کئی مہینہ تک رہے اور متواتر صحبت اور تعلیم اور دلائل کے سننے سے ان کا ایمان شہدا کا رنگ پکڑ گیا۔ اور آخری دفعہ جب کابل واپس گئے تو وہ میری تعلیم سے پورا حصہ لے چکے تھے .... تب یہ خبر رفتہ رفتہ امیر عبدالرحمٰن کو پہنچ گئی اور یہ بھی بعض شریر پنجابیوں نے جو اس کے ساتھ ملازمت کا تعلق رکھتے تھے اس پر ظاہر کیا کہ یہ ایک پنجابی شخص کا مرید ہے جو اپنے تئیں مسیح موعود ظاہر کرتا ہے .... تب امیر یہ بات سن کر بہت برافروختہ ہو گیا اور اس کو قید کرنے کا حکم دیا۔ تا مزید تحقیقات سے کچھ زیادہ حال معلوم ہو۔ آخر یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ضرور یہ شخص مسیح قادیانی کا مرید ہے .... تب اس مظلوم کو گردن میں کپڑا ڈال کر اور دم بند کر کے شہید کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس کی شہادت کے وقت بعض آسمانی نشان ظاہر

ہوئے۔(تذکرۃ الشہادتین)

حضرت مسیح موعود کا خراج تحسین

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی شہادت بھی میری سچائی پر ایک نشان ہے .... اسی طرح شیخ عبدالرحمٰن بھی کابل میں ذبح کیا گیا اور دم نہ مارا اور یہ نہ کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں بیعت کو توڑتا ہوں۔ اور یہی سچے مذہب اور سچے امام کی نشانی ہے کہ جب کسی کو اس کی پوری معرفت حاصل ہو جاتی ہے اور ایمانی شیرینی دل و جان میں رچ جاتی ہے تو ایسے لوگ اس راہ میں مرنے سے نہیں ڈرتے''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 21 ص359)

الہام شاتان تذبحان کے مصداق

یہ الہام سرزمین افغانستان میں پورا ہوا۔ حضرت مسیح موعود نے ''شاتان تذبحان'' کے الہام کی جو تشریح فرمائی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

''یہ خداتعالیٰ کی کتابوں میں محاورہ ہے کہ بے گناہ اور معصوم کو بکرے یا بکری سے تشبیہ دی جاتی ہے...... اور یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی عبداللطیف اور ان کے شاگرد عبدالرحمٰن کے بارے میں ہے کہ جو براہین احمدیہ کے لکھے جانے کے بعد پورے تیئیس برس بعد پوری ہوئی......... اس تمام وحی الٰہی میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف مرحوم کا اس بے رحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے......... لیکن اس خون میں بہت برکات ہیں کہ بعد میں ظاہر ہوں گے اور کابل کی زمین دیکھ لے گی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائے گا۔ یہ خون کبھی ضائع نہیں جائے گا۔ پہلے اس سے غریب عبدالرحمٰن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا مگر اس خون پر اب وہ چپ نہیں رہے گا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہونگے''۔

(تذکرۃ الشہادتین)

مذکورہ بالا الہام میں شاۃ کا لفظ علیم و خبیر خدا کی طرف سے نہایت برمحل اور با موقعہ ہے کیونکہ امیر عبدالرحمٰن خان جو اپنے جور و ستم اور تشدد آمیز رویہ کے باعث قصاب سے کم نہیں معلوم ہوتا ان کے مقابلہ میں ایک درویش منش۔ امن پسند اور بے شر وفادار اور اطاعت شعار حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کے لئے لفظ شاۃ ہی موزوں تھا جن کو گلا گھونٹ کر شہید کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

''اس پیشگوئی کے مصداق یہی دو بزرگ ہیں کیونکہ شاۃ کا لفظ نبیوں کی کتابوں میں صرف صالح انسان پر بولا گیا ہے اور ہماری تمام جماعت میں ابھی تک بجز ان دو بزرگوں کے کوئی شہید نہیں ہوا''

(حقیقۃ الوحی)

قربانی کی اطلاع قادیان میں

اگرچہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو 20 جون 1901ء کو کابل میں شہید کر دیا گیا تھا لیکن ان کی شہادت کی اطلاع قادیان آ کر مولوی عبدالستار خان المعروف بزرگ صاحب نے نومبر 1901ء میں دی۔

رپورٹ الحکم

اس بارہ میں اخبار الحکم رقمطراز ہے:۔

خوست علاقہ غزنی سے حضرت اقدس کے ایک مخلص مرید مولوی عبدالستار صاحب مع اپنے تین رفیقوں کے تشریف لائے مولوی عبدالستار صاحب کی زبانی معلوم کر کے ازبس افسوس ہوا کہ ہمارے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخلص دوست مولوی عبدالرحمٰن صاحب جو اس علاقہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کا موجب ہوئے کسی ناخدا ترس کے اشارہ سے شہید کئے گئے۔

مضمون کے اہم نکات

شہید مرحوم کے واقعہ شہادت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ:۔

اول: مولوی عبدالرحمٰن صاحب جس شخص کو صادق اور راستباز یقین کر کے ایمان لائے اس پر پوری فرمانبرداری سے اپنی جان قربان کر دی۔ کیا ہی قابل رشک زندگی تھی اس صالح جواں مرد کی اور کتنی ہی قابل صد فخر ہے اب موت ان کی۔

دوم: یہ جاںنثاری اور عظیم قربانی بجز صادق الایمان اور راسخ اعتقاد انسان کے دوسرے سے ہرگز ممکن نہیں۔

سوم: ہر قسم کے خطرات سے بے نیاز ہونا اولیاء کی شان بیان کی گئی ہے۔

چہارم: مسیح موعود کے ایک مرید نے جو نمونہ دکھایا وہ ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔

پنجم: حضرت مولوی عبدالرحمٰن کو یہ خوش نصیبی بھی حاصل ہوئی کہ ان کا وجود حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی ''شاتان تذبحان'' پورا کرنے کا موجب ہوا۔

ششم: جو کچھ امیر کابل نے کیا وہ سراسر غلط، عدل و انصاف کے تقاضوں سے بعید اور دینی تعلیم سے کوسوں دور تھا اور یہ سب کچھ ان کے لئے قہر خداوندی اور غضب الٰہی کا موجب ہوا۔

سرزمین کابل کی سنگلاخ وادیوں نے شہید مرحوم کی ایمانی جرأت اور استقامت کا جو نظارہ دیکھا وہ رہتی دنیا تک ضیاء پاش رہے گا۔ اور شہید مرحوم کا نام تاریخ احمدیت میں بحیثیت راہ حق کا پہلا شہید ہمیشہ جگمگاتا رہے گا۔

خدا کرے کہ ہم اور ہماری نسلیں قیامت تک حضرت شہید مرحوم کے پاک اسوہ کو ہمیشہ دل میں جگہ دیتی رہیں۔ جوش دعوت الی اللہ ہمارا شعار اور دینی نمونہ ہمارا لباس ہو اور احمدیت کا جھنڈا ہمیشہ بلند رہے اور اس کی خاطر جان، مال، عزت اور آبرو پیش کرنے کے لئے ہر احمدی آمادہ کھڑا ہو اور اس یقین سے اس کا دل لبریز ہو کہ شہید مرحوم کی عدیم المثال قربانی کبھی رائیگاں نہیں جا سکتی۔ بلکہ آپ کے مقدس خون کے ایک ایک قطرہ سے ہر براعظم بلکہ ہر ملک میں کروڑوں حقیقی جانثار پیدا ہوں گے۔ جو اس وقت دم تک نہیں لیں گے جب تک خدا کی آسمانی بادشاہت زمین کے چپہ چپہ پر پوری شان و شوکت سے قائم نہ ہو جائے۔

بالآخر میں مضمون کو حضرت مصلح موعود کے ایک پیغام پر ختم کرتا ہوں۔ جو ملاحظہ کے لئے پیش ہے۔

حضرت مصلح موعود کا پیغام

آپ فرماتے ہیں:۔

برادران!

آؤ اس لحہ یہ مصمم ارادہ کر لیں کہ ہم اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ ہم ان شہیدوں کی زمین کو فتح نہیں کر لیں گے (یعنی احمدیت نہیں پھیلا لیں گے) حضرت صاحبزادہ عبداللطیف نعمت اللہ خان صاحب اور عبدالرحمٰن صاحب کی روحیں آسمان سے ہمیں ہمارے فرائض یاد دلا رہی ہیں اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ احمدیہ جماعت ان کو نہیں بھولے گی''۔

(الفضل 11 ستمبر 1924)

مجلس خدام الاحمدیہ واگاڈوگو ریجن (بورکینا فاسو) کا

سالانہ اجتماع

ظفر احمد بٹ۔ مربی سلسلہ واگاڈوگو

مجلس خدام الاحمدیہ واگادوگو کو تربیتی لحاظ سے مختلف پروگرام منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ امسال ہم نے اس ریجن میں چار مختلف جہتوں کے پروگرام بنائے تاکہ زیادہ سے زیادہ خدام اجتماع میں شامل ہو سکیں اور ان کی تربیت ہو سکے۔

اس سلسلہ میں پہلا اجتماع واگادوگو سے ایک سو کلومیٹر دور ضلع پاسورے جماعت Koullou میں منعقد کیا۔ اس علاقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 15 گاؤں احمدیت کو قبول کر چکے ہیں۔ اجتماع سے قبل پروگرام شائع کروا کے سارے گاؤں میں تقسیم کیا گیا جس میں علمی و ورزشی مقابلہ جات کا نصاب پرنٹ تھا اور ساتھ ساتھ ہر گاؤں کے چیف اور سرکاری افسران کو دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔

اجتماع سے ایک ہفتہ قبل خاکسار اور لوکل مشنری اور معلم نے گاؤں میں جا کر تربیتی کلاسز لگائیں جس میں تلاوت، نماز، دینی معلومات اور تقاریر کی تیاری کروائی جاتی رہی۔ اسی طرح سب گاؤں میں اجتماع کے چندے کی خصوصی تحریک کی گئی۔ لوگ تربیتی کلاسوں سے بہت خوش تھے۔ مقام اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں Koullou جماعت کے خدام انصار اطفال اور لجنات نے مل کر دن رات ایک کر کے ایک بہت بڑا سائبان تیار کیا اور ایک خوبصورت سٹیج بھی بنایا۔

ویڈیو پروگرام

29 جون 2002ء کو عشاء کے بعد ویڈیو پروگرام دکھائے گئے جن میں گزشتہ جلسہ جات کی جھلکیاں، جماعت کا تعارف، حضرت مسیح موعود کا عشق رسول اور لوکل زبان میں تقاریر سنائیں۔ رات ۱۰ بجے تک یہ پروگرام جاری رہا۔

مورخہ 30 جون کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر درس دیا گیا۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔

30 جون کو صبح اجتماع کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ پہلے سیشن کی صدارت مکرم سلیمان کابورے صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد دہرایا گیا جس کے بعد نظم ہوئی۔ اس کے بعد صدر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں نظام جماعت کی وضاحت کرتے ہوئے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ معلم دابو عبدالحمید صاحب نے احمدیت کے تعارف کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے جن کے اختتام پر ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کی صدارت مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت احمدیہ بورکینا فاسو نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد لوکل مشنری مکرم باندا ابوبکر نے

باقی صفحہ 6 پر

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے فرزند ارجمند

محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب کی یاد میں

محترمہ اہلیہ صاحبہ صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب

میرے قابل احترام شوہر صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب نہایت ہی سادہ طبیعت، حافظ قرآن، عاشق نماز، ہمیشہ سچ بولنے پر قائم۔ حضرت مسیح موعود کے فدائی۔ آپ کے خلفاء سے سچی محبت رکھنے والے اور سلسلہ کی خدمت میں انتہائی خوشی و مسرت محسوس کرنے والے تھے۔ آپ تینوں بھائی معہ اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ اور خاندان کے چند افراد کے 1926ء میں نہایت ہی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے علاقہ خوست سے خفیہ طور پر سرائے نورنگ بنوں پہنچے چونکہ کابل خوست میں حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت کا ان کو کچھ علم نہ تھا اس لئے کچھ کشمکش کا دوران پر آیا لیکن بہت جلد سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لی۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے حضرت بھائی عبدالسلام صاحب مرحوم۔ حضرت احمد ابوالحسن قدسی مرحوم وغیرہم چند دیگر افراد خاندان بھی حضور پرنور کی بیعت میں شامل ہوگئے۔

آپ کی طبیعت۔ مخلص، جوشیلی اور جلالی تھی جس کے پیش نظر آپ نے بہت ہی جلد سرائے نورنگ میں صدارت کا کام سنبھال لیا۔ جب تک آپ سرائے نورنگ میں رہے۔ امیر جماعت رہے۔ ربوہ آ کر بھی آپ اپنے محلہ دارالصدر غربی کے صدر رہے۔ بیت الذکر میں درس قرآن کریم دیتے۔ معمر ہونے کے باوجود آپ نے چار ماہ میں قرآن کریم حفظ فرمایا اور پہلی دفعہ قادیان دارالامان میں تراویح میں بیت اقصیٰ میں (غالباً) قرآن کریم کا دور ختم کیا جس پر حضرت اماں جان نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے مبارک باد اور ایک بڑا تھال جلیبی کا بیت الذکر میں آپ کو بھجوایا۔ اسی رمضان المبارک میں آپ اعتکاف میں بھی بیٹھے تھے۔ اس کے بعد ہم لوگ پھر نورنگ چلے گئے وہاں بھی آپ نے تراویح میں قرآن کریم ختم کیا اس کے بعد ربوہ آنے پر سیالکوٹ۔ لاہور۔ پشاور۔ راولپنڈی اور کراچی تشریف لے جاتے رہے آپ کے گردے کا آپریشن ہو چکا تھا اس لئے ڈاکٹروں نے روزہ رکھنا منع کیا ہوا تھا۔ آپ بہت خوش ہوتے کہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ مجھے وہ قرآن کریم سنانے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

آپ کے دوستانہ تعلقات بہت ہی وسیع تھے اور سب سے گہری محبت تھی ایک دن میں نے پوچھا کہ:۔

''کیا آپ سب کے لئے دعا کرتے ہیں؟''

اس پر آپ نے بتایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود آپ کے خلفاء اور خاندان حضرت شہید مرحوم یعنی اپنے سب رشتہ داروں۔ بہن بھائیوں اپنے بچوں اور پھر اپنے تمام دوستوں کا نام لے کر دعا مانگتا ہوں۔ یہ اتنی لمبی لسٹ تھی کہ میں اسے سن کر حیران رہ گئی۔

دوستانہ تعلقات کی وجہ سے سب دوستوں کو خطوط کا جواب لکھنے میں سارا دن مصروف رہتے۔

آپ اپریل کے آخر میں اپنے بڑے بیٹے عزیزم محمد احمد لطیف جو کہ شوگر مل میں ملازم تھا کے پاس گئے اور میرا چھوٹا بیٹا لطیف احمد بھی ساتھ تھا قریب ہی ہمارا گاؤں ہے جہاں سے اپنے رشتہ داروں اور گاؤں والوں کا آنا جانا بہت تھا۔ اس لئے وہاں زیادہ دن لگ گئے۔ آپ کا ارادہ تھا کہ اس دفعہ بھی گرمیاں اپنے سب بیٹوں کے پاس گزاریں گے لیکن وہیں 27 مئی کو آپ پر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا۔ آپ کے سب بچے کراچی۔ پشاور۔ پنڈی اور لاہور سے پہنچ گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا لیا اور طبیعت بحال ہوگئی۔ اسی دوران عزیزم احمد لطیف کی وہاں سے تبدیلی ہوگئی جس کی وجہ سے احمد بہت زیادہ پریشان ہو جاتا۔ ایک دن باوجود اس کے کہ وہ خود بھی بہت پریشان تھے۔ پیار سے احمد کو یہی نصیحت فرمائی کہ دیکھو بیٹا۔ ہم نے احمدیت کی خاطر وہ مصائب و تکالیف برداشت کی ہیں؟ کہ میں دعا کرتا ہوں کہ ان کا سایہ بھی تم پر نہ پڑے۔ ہماری اس درد بھری لمبی داستان کو تم لوگ سن بھی نہیں سکتے۔ ایک لمبا عرصہ ہم کابل کے جیل خانہ میں رہے جس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان مظالم کے علاوہ ہر صبح ہمارے لئے موت کی ہوتی تھی کیونکہ ہم یہی سنتے تھے کہ توپ سے اڑا دینے کا حکم ہو جائے گا۔

سفر میں تاریکی ہی تاریکی تھی۔ بچاؤ کا کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا۔ ماریں ہم نے کھائیں۔ قدسی صاحب مرحوم کو بہت زیادہ مارا پیٹا گیا۔ ظالم بے رحم صرف یہ کہتے کہ (حضرت) مرزا صاحب کو گالیاں دے دو تم لوگوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ لیکن جن رگوں میں عبداللطیف کا خون تھا ان کے لئے یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا۔ میرے پاؤں پر اب بھی بیڑیوں کے نشان موجود ہیں۔ ہمارے رشتہ دار ہمیں اکساتے اور کہتے کہ یہ سب مصائب تم لوگوں پر (حضرت) مرزا صاحب کے ماننے کی وجہ سے ہیں۔ ہم اپنے وطن سے ترکستان جلاوطن کر دیئے گئے۔ یہ تکلیف دہ سفر ایک ماہ سے اوپر ہم نے اونٹوں پر کیا۔ یہ قریباً اڑھائی سال ہم پر اچھے گزرے کیونکہ پیسہ تو ہمارے پاس بہت تھا صرف زمین باوجود فراخ ہونے کے ان ظالموں نے ہم پر تنگ کر رکھی تھی۔ اڑھائی سال کے بعد پھر واپس ہمیں کابل بلا لیا گیا اور ہم بھائیوں کو قید اور عورتوں کو نظر بند کر دیا گیا۔ اسی اثنا میں جیل میں ہم پانچوں بھائی ٹائیفائیڈ سے بیمار ہو گئے جب اس بیماری سے ہم بالکل نڈھال ہو گئے تو ہمیں گھر بھیج دیا گیا۔ گھر پہنچنے پر میرے بھائی صاحبزادہ محمد عمر مرحوم کچھ دنوں کے بعد وفات پا گئے۔ یہ صدمہ ہمارے لئے خصوصاً والدہ صاحبہ کے لئے نہایت ہی ناقابل برداشت تھا اسی دوران جبکہ ہم جیل میں تھے ہماری ایک والدہ ماجدہ وفات پا گئیں۔ اطلاع ملنے پر صرف ہمارے بڑے بھائی صاحبزادہ محمد سعید مرحوم کو گھر جا کر منہ دیکھنے کی اجازت ملی۔

الغرض حضرت عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کے بعد جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ہوش سنبھالی ہے۔ آپ کی شہادت کے وقت میری عمر ڈیڑھ سال کی تھی۔ ہم بے کسی اور بے بسی کی حالت میں مصائب کا نشانہ بنے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی مدد ہمارے شامل حال رہی کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور احمدیت کے دامن کو مضبوط پکڑے رکھا اور ناشکری کا ایک لفظ بھی زبان پر نہ آیا۔ ہم اس دن کو ترستے تھے کہ ہم پر ایسا وقت آئے گا کہ ہمارے پیچھے سپاہی نہ ہوں گے چونکہ ہم نظر بند رہتے تھے اب اللہ تعالیٰ کا کتنا عظیم احسان ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت میں ہوتے ہوئے ہم آزاد ہیں۔ دیکھو بیٹا اللہ تعالیٰ پر توکل اور ایمان اور حضرت مسیح موعود کے خلفاء سے انتہائی محبت کے ساتھ تعلق وابستہ رکھنا۔ خلیفۂ وقت کی فرمانبرداری میں تمام برکات ہیں اسے کبھی بھی نظر انداز نہیں کرنا جب نصائح کا سلسلہ لمبا ہو گیا تو میں نے اس خیال سے کہ آپ تھک جائیں گے۔ ہنس کر کہا کہ آپ کیوں ہمیں اتنی نصیحت کرتے ہیں کیا ہم احمدی نہیں؟ اس پر یہ کہہ کر آپ رک گئے اور کہا۔ ٹھیک ہے میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم سب اللہ تعالیٰ کے شکرگزار رہو۔

آپ کی طبیعت میں بہت سادگی تھی۔ کھانے پینے۔ رہنے سہنے اور پہننے میں تکلف بالکل پسند نہ فرماتے۔ میں اکثر ان سے کہتی کہ گھر کے لئے یہ چیز لے لیتے ہیں۔ آپ کے پاس اتنے لوگ ملنے کے لئے آتے ہیں۔ گھر جا کر وہ کیا کہتے ہوں گے؟ آخر ضرورت ہے۔ اس پر ہنس کر فرماتے کہ مومنہ! تم بڑی سادی ہو لوگ ان چیزوں کو ملنے تھوڑی ہی آتے ہیں لوگ تو مجھے ملنے یہاں آتے ہیں۔ یہاں تک کہ بیت لطیف میں نماز پڑھنے جاتے تو میں ان کا موڑا اچھا دیکھ کر صاف کپڑے لا کر دیتی کہ پہن لیں آپ کے کپڑے بہت میلے ہیں تو بڑی سادگی سے فرماتے کہ اچھا نماز سے واپس آ کر پہن لوں گا۔

بیماری کے دوسرے حملہ کے بعد آپ بائیں پاؤں پر کھڑے نہ ہو سکتے تھے۔ لیکن عام طبیعت بالکل ٹھیک رہتی۔ اپنے دوستوں اور بچوں کو خطوط کے جواب مجھ سے لکھواتے جس طرح لمبا مضمون لکھواتے میں اسی طرح لکھ کر جب سناتی تو بہت خوش ہوتے کہ تم نے میری باتوں کو بدلا نہیں۔ حافظہ آخر وقت تک ٹھیک رہا۔ بیماری کے دوران سب نمازیں اپنے اپنے وقت پر پڑھتے۔ باوجود ہمارے کہنے کے کبھی نمازیں جمع نہیں کیں کئی تکیوں کے سہارے بیٹھ کر نماز پڑھتے۔

جولائی کے آخر میں پھر بیماری کا سخت حملہ ہوا جس کا اثر آنکھوں اور زبان پر بھی ہوا تب جمعرات کے دن عزیزم احمد نے ویگن کا انتظام کیا اور ہم سب مغرب کے وقت سرائے نورنگ سے روانہ ہوئے۔ اس روز مغرب کے وقت بھی آپ نے فرمایا کہ باجماعت نماز پڑھ لیتے ہیں چنانچہ حضرت قدسی صاحب مرحوم و مغفور نے مغرب و عشاء باجماعت پڑھائیں یہ نماز جمع کرنے کا پہلا موقع تھا جمعرات کی شام کو چل کر جمعہ کی صبح ہم ربوہ پہنچے اور سیدھے ڈاکٹر لطیف صاحب کے مکان پر گئے تا اگر ان کا مشورہ ہو تو لاہور لے جاویں ڈاکٹر صاحب نے دیکھا اور تسلی دی اور کہا کہ لاہور جانے کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد ان کی حالت دن بدن خراب ہوتی گئی کچھ سمجھ نہیں آتی تھی اپنے سب بچوں کو بلا لیا۔ امریکہ اور کینیڈا میں بھی بچوں کو بیماری کی اطلاع دے دی گئی ان کا ٹیلیفون اور ایک تار بھی ملا کہ ہم آ رہے ہیں لیکن ان تینوں بیٹوں کے سوا سب بچے موجود تھے عزیزم طاہر احمد محمد ارشد ایک دن بعد میں پہنچے اب ان کو اپنے بچوں کی خوشی نہیں چاہئے تھی بلکہ اپنے خالق و مالک خدا سے ملنے کی اور اپنے عظیم باپ کے پہلو میں بیٹھنے کی خوشی کی تڑپ تھی جن کی شہادت کی وجہ سے آپ ڈیڑھ سال کی عمر میں یتیم ہو گئے۔

(الفضل 17 رجنوری 1979ء)

✿ منجملہ انسان کے طبعی امور کے ایک صبر ہے جو اس کو ان مصیبتوں اور بیماریوں اور دکھوں پر کرنا پڑتا ہے جو اس پر پڑتے رہتے ہیں۔
(حضرت مسیح موعود)

مجیب الرحمٰن درد صاحب

مستقبل اور عملی زندگی کا اہم فیصلہ

آپ کا ایک فیصلہ آپ کی زندگی کی کایا پلٹ سکتا ہے۔ وہ اہم فیصلہ آپ کے گھر کو خوشیوں سے بھر سکتا ہے۔ بہتر روزگار مہیا کر سکتا ہے۔ آپ کی صحت اور آپ کے سماجی مرتبے پر نہایت گہرے اور دور رس اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

یہ فیصلہ کیا ہے اور کس کو کرنا ہے اور کب کرنا ہے۔ اگر آپ کی عمر 18 یا 20 سال ہے۔ تو سمجھیں کہ فیصلہ کا وقت قریب آ گیا۔ آپ نے کیا بننا ہے۔ اس کا فیصلہ آپ نے اور صرف آپ نے خود کرنا ہے۔ اس لئے بارگاہ رب العزت عالم الغیب ذات کے حضور اپنی نمازوں اور نوافل میں گڑگڑا کر التجا کریں کہ وہ علیم و خبیر ذات خود اپنے فضل سے راہنمائی کرے اور صحیح راستہ منتخب کرنے اور پھر اس میں آپ کو کامیاب کرنے کے لئے اہلیت اور قابلیت عطا فرمائے۔ یہ دعا خود بھی بار بار التزام سے کریں۔ حضور پرنور کی خدمت میں بھی عاجزانہ درخواست دعا کریں۔

دعاؤں کے ساتھ عملی طور پر درج ذیل امور یقیناً اہم فیصلہ کے وقت مفید اور ممد و معاون ہوں گے۔

1۔ حتی الامکان ایسا کام تلاش کرنے کی کوشش کریں کہ جو آپ کے حسب منشاء ہو۔ جس میں آپ دلچسپی رکھتے ہوں۔ دنیا کی بڑی بڑی شخصیات اور بڑے بڑے کاروباری حضرات سے جب یہ پوچھا گیا کہ کامیابی کی پہلی شرط کیا ہے تو ان کا جواب تھا۔ اپنے کام میں دلچسپی پیدا کرنا اور پوری دل جمعی سے وقت گزارنا۔

2۔ جو کاروبار اور پیشے پہلے ہی بحرانات کا شکار ہوں ان سے دور رہیں۔ زندگی گزارنے کے ہزاروں طریق ہیں لیکن بہت سے نوجوانوں کو اس کا علم نہیں اور یہ بات اس وقت تک سمجھ میں نہیں آتی جب تک خود نقصان نہ اٹھالیں۔

3۔ ایسی تعلیم یا ایسی کاروباری سرگرمیوں سے اجتناب ضروری ہے جہاں آپ کی روزی کمانے کے امکانات دس میں سے صرف ایک ہوں۔

اپنی زندگی کو کسی پیشہ کے لئے وقف کر دینے سے قبل ہفتے اور اگر ہو سکے تو مہینے اس کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں صرف کریں۔ کیسے؟ جو لوگ اس پیشہ میں 10/20 چالیس سال صرف کر چکے ہیں ان سے انٹرویو کر کے۔ یہ انٹرویو آپ کے مستقبل پر نہایت گہرے اور دور رس اثرات ڈال سکتے ہیں۔ پیشہ ورانہ راہنمائی حاصل کرنے کے لئے آپ یہ انٹرویو کیسے کر سکتے ہیں اس کی وضاحت کے لئے ہم یہ فرض کر لیتے ہیں کہ آپ انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کرنے کے متعلق سوچ رہے ہیں۔ آپ کو اپنا فیصلہ کرنے سے قبل اپنے اور قریبی شہروں کے انجینئروں سے کئی ہفتوں تک ملاقاتیں کرنی چاہئیں۔ آپ Classified ڈائریکٹری سے ان کے نام اور پتے حاصل کر سکتے ہیں اور ملاقات کے لئے وقت کا تعین کر کے یا بغیر وقت لئے ان سے ان کے دفاتر میں مل سکتے ہیں۔ خط لکھ کر یا فون کر کے ان کو بتا کر کہ مشورہ لینے کے لئے آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ مجھے آدھ گھنٹہ وقت درکار ہے۔ درج ذیل سوال آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

☆ اگر آپ کو اپنی زندگی دوبارہ شروع کرنے کا موقع ملے تو کیا پھر بھی آپ انجینئر بننا پسند کریں گے۔

☆ جب آپ میرا معائنہ کر چکے تو کیا آپ بتا سکیں گے کہ میرے اندر وہ سب خوبیاں اور صلاحیتیں موجود ہیں جو کامیاب انجینئر بننے کے لئے ناگزیر ہیں؟

☆ کیا انجینئرنگ کا پیشہ لوگوں سے پٹا ہوا ہے؟

☆ کیا میں چار سال تک انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کروں تو مجھے ملازمت مل جائے گی اور مل جائے گی تو کس قسم کی؟

☆ اگر میری قابلیت اوسط معیار کی ہو تو پہلے سال میں کتنا روپیہ کما سکوں گا؟

☆ انجینئر بننے کے فوائد اور نقصانات کیا ہیں؟

☆ اگر میں آپ کا بیٹا ہوتا تو کیا آپ مجھے انجینئر بننے کا مشورہ دیتے۔؟

جانے سے قبل اپنی عمر کا کوئی دوست تلاش کریں جو آپ کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو۔ آپ دونوں ایک دوسرے کے اعتماد سے فائدہ اٹھا سکیں گے یاد رکھئے کہ اس شخص کا مشورہ پوچھ کر آپ اسے خراج تحسین ادا کر رہے ہیں۔ آپ کی درخواست سے اس کی انا کو تسکین پہنچ سکتی ہے بڑے ہمیشہ چھوٹوں کو نصیحت کرنا چاہتے ہیں۔ انجینئر صاحبان غالباً اس انٹرویو سے لطف اندوز ہوں گے۔

اگر آپ ملاقات کا وقت مقرر کرنے کے لئے خط لکھنے سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں تو وقت مقرر کئے بغیر ہی ان کے دفتر چلے جائیں اور ان سے کہئے کہ مشورہ لینے آیا ہوں اگر آپ رہنمائی کر دیں تو ممنون ہوں گا۔

فرض کریں آپ پانچ انجینئرز کے پاس جاتے ہیں اور وہ سب مصروف ہوتے ہیں تو کوئی بات نہیں پھر پانچ اور کے پاس چلے جائیں ان میں سے بعض آپ کو ضرور فارغ مل جائیں گے اور آپ کو بیش بہا مشورے دیں گے۔ یہ مشورے نہ صرف آپ کے کئی سال ضائع ہونے سے بچائیں گے بلکہ آپ کو دل شکستگی اور قنوطیت سے بھی محفوظ رکھیں گے۔ یاد رکھئے آپ اپنی زندگی کا ایک بہت ہی اہم اور دور رس نتائج کا حامل فیصلہ کر رہے ہیں اس میں کسی قسم کی عجلت نہ کریں۔ اس لئے کسی نتیجہ پر پہنچنے سے قبل حقائق جمع کریں اگر ایسا نہ کیا تو نقصان ہونے کا اندیشہ بلکہ یقین ہے۔

یہ غلط نظریہ اپنے دل سے نکال دیں کہ آپ صرف ایک پیشہ کے لئے موزوں ہیں۔ ہر نارمل انسان ایک سے زیادہ پیشوں میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ شرط یہی ہے کہ بہت زیادہ دعاؤں کے ساتھ پوری تحقیق کے بعد فیصلہ کرنے کے پھر دعائیں کرتے ہوئے انسان کام شروع کر دے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا ہی کرنے کی توفیق دے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34999 میں طاہر رفیق ولد رفیق احمد قوم جٹ بجنجرا پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 7 اکتوبر 2002ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3045 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر رفیق ولد رفیق احمد۔ احمد پور شرقیہ۔ گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 سعید احمد ولد غلام محمد احمد پور شرقیہ۔

مسل نمبر 35000 میں رخسانہ طاہر زوجہ طاہر رفیق قوم جٹ بجنجرا پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 7 اکتوبر 2002ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزن 6 تولے مالیتی -/42000 روپے 2۔ حق مہر -/60,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رخسانہ طاہر زوجہ طاہر رفیق احمد پور شرقیہ گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد ولد غلام محمد احمد پور شرقیہ۔

مسل نمبر 35001 میں Juju Siti Juarian زوجہ عباس بشیر احمد پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت 1980ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 12-3-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/10000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 15 گرام مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Juju Siti Juariah زوجہ عباس بشیر احمد جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 U.Tajiman وصیت نمبر 30480 گواہ شد نمبر 2 Udin Holilludin ولد Sulaemi

بقیہ صفحہ 4

چندے کی اہمیت پر تقریر کی۔ مکرم امیر صاحب کی تقریر سے پہلے گاؤں والوں نے امیر صاحب کو افریقہ کا روایتی لباس تحفۃً پیش کیا جس کو امیر صاحب نے پہنا۔ اپنے خطاب میں خدام کو قیمتی نصائح فرمائیں اور خدام و اطفال میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع بہت کامیاب رہا۔ علاقہ کے لوگوں کو احمدیت اور اس کے عقائد سے واقفیت ہوئی۔ اس اجتماع میں 1500 سے زائد احباب نے شرکت کی۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 دسمبر 2002ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

المناک حادثہ

محترمہ شیمم قمر صاحبہ صدر لجنہ ٹیکسلا اہلیہ مکرم بشیر احمد قمر صاحب صدر جماعت ٹیکسلا اور محترمہ روبینہ مقصود شاہ صاحبہ سابق صدر لجنہ ٹیکسلا اہلیہ مکرم سید مقصود احمد شاہ صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت ٹیکسلا مورخہ 25 جون 2003ء بروز منگل رات ساڑھے نو بجے I-8 اسلام آباد میں کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئیں۔ فوری طور پر الشفاء انٹرنیشنل اسلام آباد لے جایا گیا مگر جانبر نہ ہو سکیں۔ اگلے روز دونوں کا جنازہ ٹیکسلا میں مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی نے پڑھایا۔ جس میں ٹیکسلا۔ واہ کینٹ اور راولپنڈی سے کثیر احباب نے شرکت کی۔ اس کے بعد دونوں جنازے ربوہ لے جائے گئے۔

☆ بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مرحومہ شیمم قمر صاحبہ موصیہ کا جنازہ مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھایا تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے دعا کروائی۔ شیمم قمر صاحبہ کیپٹن عزیز احمد کھوکھر مرحوم دارالرحمت شرقی ب کی بیٹی اور ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب مرحوم آف احمد نگر کی بہو تھیں۔ لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کی توفیق ملی بوقت وفات مرحومہ کی عمر 54 سال تھی۔

27 جون کو محترمہ روبینہ مقصود شاہ صاحبہ کا جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے احاطہ دفاتر صدر انجمن میں پڑھایا۔ اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ سید مسعود مبارک شاہ صاحب مرحوم سابق ناظر مال خرچ کی بہو اور مکرم ملک عبدالرحیم صاحب مرحوم (قصور فلور مل والے) کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ انتہائی ملنسار۔ ہمدرد اور غریب پرور عورت تھیں۔ لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ بوقت وفات مرحومہ کی عمر 51 سال تھی۔ اس حادثہ میں محترمہ شیمم قمر صاحبہ مرحومہ کی بہو محترمہ رومیلہ عائشہ بنت مکرم کریم احمد خان صاحب جنرل مینجر واہ کینٹ بھی زخمی ہوئی تھیں۔ احباب جماعت سے مرحومین کی مغفرت، بلندی درجات نیز زخمیوں کی جلد صحت یابی اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم عبدالرشید طاہر صاحب آف نیشنل بینک ساکن ناصر آباد شرقی حمد ربوہ عرصہ 2 ماہ سے علیل ہیں۔ ان کی شفائے کاملہ دعاجلہ کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری محمد اصغر صاحب اٹھوال سابق امیر ضلع بدین سندھ مورخہ 2 جولائی 2003ء بمقام PAF چک کھوسکی ضلع بدین بعمر 93 سال وفات پا گئے۔ آپ قادیان کے قریب گاؤں اٹھوال میں 1910ء میں پیدا ہوئے۔ قادیان سے میٹرک کے بعد ائر فورس میں شامل ہوئے۔ 1951ء میں بطور وارنٹ آفیسر ریٹائرمنٹ لے کر گنڈا سنگھ والا چک 219/R.B میں زمینداری شروع کر دی۔ 1962ء سے تا وفات سندھ میں مقیم رہے۔ اس دوران گیارہ سال امیر ضلع خدمات انجام دیں۔ مرحوم جماعتی معاملات میں غیرت مند اور نڈر تھے۔ نیز معاملہ فہم اور زیرک ہونے کی وجہ سے پورے علاقہ میں بااثر تھے۔ مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں اور ان کی نسل چھوڑی ہے آپ کے بیٹوں میں مکرم چودھری سلیم احمد صاحب سابق امیر ضلع بدین اور رشید احمد صاحب سابق صدر جماعت گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد اور مکرم چوہدری مقصود احمد اٹھوال (ر) ماسٹر وارنٹ آفیسر PAF دارالرحمت غربی ربوہ شامل ہیں۔ مورخہ 3 جولائی کو آپ کی نماز جنازہ مکرم فخر احمد فرخ صاحب مربی ضلع بدین نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع بدین نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 2

بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی ...... ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں"۔

(الحکم 17 / اکتوبر 1900ء صفحہ 5)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے سندھ میں تمام اضلاع کے دورہ پر ہیں۔

☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل و بقایا جات ☆ ترغیب برائے اشتہارات

امراء، صدران، مربیان، معلمین و جملہ احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکی سینٹ میں ایرانی جمہوری ایکٹ کے لئے منظوری۔ امریکی سینٹ نے ایران کے جمہوریت نواز وکلا کی مدد کے لئے ایران ڈیموکریسی ایکٹ کی منظوری دے دی ہے۔ اس قانون کا مقصد ایران کے ان وکلاء کی حمایت ہے جو ملک میں جمہوریت چاہتے ہیں امریکی فنڈز پر ایران کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے والے ریڈیو اور ٹی وی عالمی سطح پر ریفرنڈم کو مانیٹر کریں گے۔ ایران میں جمہوریت کے لئے امریکہ میں ریلیوں کی اجازت ہے امریکہ نے کہا ہے کہ مظاہرے جاری رکھے جائیں۔ امید ہے آئندہ جولائی میں نیا ایران سامنے آئے گا۔ امریکہ اس کا یوم آزادی منائے گا۔ ایران میں مظاہرین کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایران میں جمہوریت نہیں ہم موجودہ حکومت کے خلاف اور عوام کے ساتھ ہیں۔ تہران بھی جمہوریت نواز طاقتوں کو برسراقتدار لانا چاہتے ہیں۔

تہران میں جمہوریت پسندوں کا مظاہرہ۔ ایران میں ہزاروں ایرانی باشندوں نے جمہوریت کی حمایت اور قدامت پرست اسلامی حکومت کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ طلباء سمیت ہزاروں مظاہرین تہران یونیورسٹی کے قریب جمع ہو گئے نعرے اور ہارن بجا بجا کر طوفان برپا کر دیا۔ پولیس اور اسلامی رضا کاروں نے مظاہرین پر لاٹھی چارج شروع کر دیا۔ آنسو گیس بھی پھینکی۔ متعدد زخمی اور گرفتار کر لئے گئے۔

عراق میں امریکی فوج۔ امریکہ نے کہا ہے کہ امریکہ کی عراق میں موجود ایک لاکھ پینتالیس ہزار فوج میں کمی نہیں کی جائے گی۔ امریکہ کا افغانستان میں ایک ارب اور عراق میں 4 ارب ماہانہ خرچ ہو رہا ہے۔

غرناطہ میں مسجد کی تعمیر۔ سپین کے صوبہ اندلس کے تاریخی شہر غرناطہ میں الحمراء محل کے سامنے واقع محلہ البائسین میں مسلمانوں کی ایک مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ جس کے لئے لیبیا اور شارجہ کے علاوہ کئی دیگر اسلامی ممالک نے چندہ دیا۔

قبل ازیں سپین سے مسلمانوں کی بیدخلی کے 700 سال بعد صوبہ اندلس کے مشہور تاریخی شہر قرطبہ کے قریب جماعت احمدیہ پہلی بیت الذکر "بیت بشارت" تعمیر کرنے کی سعادت حاصل کر چکی ہے۔ جس کا سنگ بنیاد 9/ اکتوبر 80ء کو رکھا گیا اور افتتاح ستمبر 1982ء میں ہوا تھا۔

مغربی طاقتوں کا مقابلہ۔ ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ مسلمان مغربی طاقتوں کے ظلم کا مقابلہ کرنے کے لئے جدید ہتھیار اور علم حاصل کریں۔ مسلمانوں کی جہالت اور کمزوریوں کے باعث امریکہ دہشت گردی کی آڑ میں انہیں ذلیل کر رہا ہے۔ جب تک مسلمان اپنا دفاع کرنے کے دوبارہ قابل نہیں ہو جاتے اسلام کا احترام اور وقار واپس نہیں آ سکتا۔ اسلام کو دہشت گردی کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے۔

تنصیبات کے معائنہ سے انکار۔ ایران نے ایٹمی تنصیبات کے سخت معائنہ سے پھر انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ہم ایٹمی ہتھیار نہیں بنا رہے۔ اضافی پروٹوکول پر اس وقت دستخط کریں گے جب پرامن ایٹمی ٹیکنالوجی کے انتقال کے حوالے سے ہمارے مطالبات مان لئے جائیں۔

عراق پر حملے کی وجہ۔ امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ عراق پر حملے کی وجہ مہلک ہتھیار نہیں۔ دہشت گردی کا خطرہ تھا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ جنگ سے پہلے امریکہ کے پاس عراق میں ہتھیاروں کی موجودگی کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں تھی۔ ایک امریکی سینیٹر نے کہا کہ رمزفیلڈ کے بیان پر حیرت ہے۔ بش انتظامیہ مہلک ہتھیاروں کو جواز بناتی رہی۔ عراق سے مہلک ہتھیاروں کا نہ ملنا اس بات کا ثبوت ہے کہ معائنہ کار سچے تھے۔

جنگ بندی توڑنے کی دھمکی۔ حماس نے جنگ بندی توڑنے کی دھمکی دے دی ہے۔ قیدیوں کے مسئلے پر فلسطینی اتھارٹی اور اسرائیل میں ڈیڈلاک پیدا ہو گیا جس کے باعث جنگ بندی معاہدہ اور امن روڈ میپ خطرے میں پڑ گئے ہیں۔

جنگ یا مذاکرات۔ شمالی کوریا نے کہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ جنگ یا مذاکرات دونوں کے لئے تیار ہیں۔ اپنے ایٹمی پروگرام کا پرامن حل چاہتے ہیں۔

لائبیریا۔ قحط زدہ ملک۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے لائبیریا کو قحط زدہ ملک قرار دیتے ہوئے وہاں عالمی امن فوج کی فوری تعیناتی پر زور دیا ہے۔ لائبیریا اس وقت بدترین دور سے گزر رہا ہے۔

ایران میں القاعدہ کے ارکان۔ ہفت روزہ "ٹائم" کے مطابق ایران کے پاس القاعدہ کے 40 سے زائد ارکان ہیں جنہیں وہ اس شرط پر امریکہ کے حوالے کرنے پر تیار ہوگا کہ امریکہ جمہوریت نواز ایرانی طلباء کی حمایت بند کر دے۔

فلپائن میں بم دھماکہ۔ فلپائن میں بم دھماکہ سے 6۔ افراد ہلاک اور 20 زخمی ہو گئے ہیں۔ کسی نے ذمہ داری قبول نہیں کی۔

ربوہ سے لاہور (ائیر کنڈیشنڈ کوچ)
براستہ بند روڈ لاری اڈہ
پہلا ٹائم۔ لاری اڈہ لاہور سے صبح 6-00 بجے
دوسرا ٹائم۔ لاری اڈہ ربوہ سے سہ پہر 4 بجے
رابطہ: ربوہ گڈز۔ لاری اڈہ ربوہ
فون نمبرز: 211222
214222

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	12۔جولائی	زوال آفتاب	12-14
ہفتہ	12۔جولائی	غروب آفتاب	7-18
اتوار	13۔جولائی	طلوع فجر	3-31
اتوار	13۔جولائی	طلوع آفتاب	5-10

سارک کانفرنس پاکستان میں ہوگی۔ سارک سربراہ کانفرنس آئندہ سال 4 سے 6 جنوری تک اسلام آباد میں ہوگی۔ بھارت شرکت پر رضامند ہو گیا۔ اس کانفرنس میں فری ٹریڈ معاہدے کا مسودہ بھی پیش کیا جائے گا۔

قندھار میں پاکستان کے خلاف جلسہ۔ قندھار میں پاکستان کے خلاف جلسہ کیا گیا۔ اقوام متحدہ نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان جاری کشیدگی کو دور کرنے کے لئے ثالثی کی پیشکش کردی۔

معدنی ذخائر کے علاقوں میں ترقیاتی پروگرام۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ پنجاب میں معدنی ذخائر کے علاقوں میں سڑکیں، ہسپتال، سکول اور دیگر انفراسٹرکچر مہیا کرنے کے لئے ترقیاتی پروگرام شروع کیا جائے گا۔

مزید اقدامات کی ضرورت ہے۔ بھارت میں نومتعین پاکستانی ہائی کمشنر عزیز احمد خان نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت میں دسمبر 2001ء سے قبل کے سفارتی تعلقات کی بحالی اور مضبوطی کے لئے مزید اقدامات کی ضرورت ہے۔

کوئٹہ میں کرفیو ختم۔ کوئٹہ میں 4 جولائی کے سانحے کے بعد نافذ کیا جانے والا کرفیو اٹھا لیا گیا۔ جس کے بعد شہر کی رونقیں لوٹ آئیں فوج واپس چلی گئی ہے جبکہ شہر کا کنٹرول ایف سی اور پولیس نے سنبھال لیا۔

موجودہ نظام ختم ہوا تو ....۔ پاکستان مسلم لیگ (ق) کے صدر چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ اگر موجودہ نظام کو تباہ کیا گیا تو نہ الیکشن ہوں گے اور نہ جمہوریت آئے گی۔

کراچی میں بم دھماکہ۔ 2 ہلاک۔ شاہراہ فیصل کراچی میں بم دھماکہ ہوا جس میں 2 افراد ہلاک ہوگئے۔ قریبی عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا۔

وکلاء کی ملک گیر ہڑتال۔ سانحہ کوئٹہ اور سپریم کورٹ بار کے دفاتر کی تالہ بندی کے خلاف ملک بھر کے وکلاء نے ہڑتال کی۔ ہڑتال کی کال پاکستان بار کونسل نے دی تھی۔ اس ہڑتال میں ملک بھر کی عدالتوں کا بائیکاٹ کیا گیا۔

صدر مملکت اور وزیراعظم کی ملاقات۔ وفاقی کابینہ میں توسیع، مسلم لیگ (ق) کے اتحادیوں کے مطالبات، ملک میں امن و امان اور حکومت اپوزیشن مذاکرات کے حوالے سے صدر جنرل مشرف اور وزیراعظم میں ملاقات ہوئی۔

ملک کو زیادہ اندرونی خطرات ہیں۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ پاکستان کو باہر سے نہیں ملک کے اندر سے زیادہ خطرات لاحق ہیں اور اگر ملکی حالت آڑے نہ آئے تو ہم بہت جلد اقتصادی ترقی اور خوشحالی کی منزل طے کرلیں گے۔

کابل میں پاکستانی سفارتخانہ جلد کھل جائے گا۔ وزیر خارجہ خورشید قصوری نے کہا ہے کہ جنرل مشرف کو افغانی صدر کے فون کے بعد بہت سی غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں۔ کابل میں پاکستانی سفارتخانہ جلد دوبارہ کھول دیا جائے گا۔

دفاع مضبوط ہے۔ وفاقی وزیر دفاع راؤ سکندر اقبال نے کہا ہے کہ دفاع مضبوط ہے اور مضبوط ہاتھوں میں ہے۔

پاکستانی ہائی کمشنر نے تقرری کے کاغذات پیش کئے۔ بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر عزیز احمد خان نے بھارت کے صدر اے پی جے عبدالکلام کو اپنے تقرر کے کاغذات پیش کئے۔ راشٹرپتی بھون (ایوان صدر) میں آمد پر انہیں گارڈ آف آنر بھی پیش کیا گیا۔ عزیز احمد خان نے بھارتی صدر سے دونوں ملکوں کے باہمی روابط سے متعلقہ امور پر تبادلہ خیال کیا۔

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29